# مرثیہ ۱۶

ذرہ ہے آفتاب در بوتراب کا
ہے عرش آستانِ شہِ عالی جناب کا
لاریب وہ وصی ہے رسالت مآب کا
حقا کہ وہ شفیع ہے روزِ حساب کا (۱)
مالک ہیں کارخانۂ پروردگار میں
حکمِ خدا ہے مثلِ زباں اختیار میں

اللہ رے خاکساری شاہِ فلک جناب
جس کو کہا رسولِؐ خدا نے ابوترابؑ
خیبر کی فتح سے ہوا خیبر شکن خطاب
حق نے کیا امامِ مبیں داخلِ کتاب (۲)
سائل کو تین روز جو کھانا عطا کیا
حیدرؑ کو اس عطا نے شہِ ھل اتیٰ کیا

کیا کیا ہیں اسمِ اعظمِ سلطانِ اوصیاء
جانِ رسولؐ وجہِ خدا دستِ کبریا
خورشیدِ ھل اتیٰ قمرِ برجِ لافتا
خیبر شکن درندۂ اژدر گرہ کشا (۳)
اسمائے اعظم ان میں خدا کے تمام ہیں
نامِ خدا علیؑ کے بھی کیا خوب نام ہیں

www.emarsiya.com

بارہ بروج ہفت نجوم اور دو جہاں
ارکان چار شش جہت و ہفت آسماں
پست و بلند و لوح و قلم دوزخ و جناں
ہر سرد و گرم و خشک و تر ظاہر و نہاں (۴)
ان سب پہ اختیار ہے شیرِ الٰہ کا
مالک ہے روز و شب پہ سفید و سیاہ کا

عینِ علیؑ سے عرشِ علی کی ہے ابتدا
عینِ علی سے شرعِ محمدؐ کی انتہا
لامِ علیؑ سے صاف دلِ اسلامؑ کا ہوا
یائے علیؑ ہے جزوِ یدِ قدرتِ خدا (۵)
اک اپنا نقدِ جاں میں نثار ان پہ کیا کروں
اس ایک نام پر تو دو عالم فدا کروں

گر ہوں بیاض مل کے سب اوراقِ روز و شب
اور روشنائی جمع ہو شمس و قمر کی سب
اور شاخ ہر شجر کی قلم ہو بحکمِ رب
مخلوق سب ہو کاتبِ وصفِ شہِ عرب (۶)
تا حشر ایک سطر ہو سطرِ دگر نہ ہو
اس میں بھی ابتدا ہو و لیکن خبر نہ ہو

www.emarsiya.com

کیا دفتر فضائل حیدر ہے بے شمار     دریائے غرق و شرق کا کبھی اگر ہو قرار
اوراق سے کرے تر سرانگشت بار بار (۷)     گھسنے ورق تو ختم نہ ہو خطبۂ وقار
اور صرف اس میں مایۂ دریا کو گر کریں
باقی نہ ہو کہ پھر سرانگشت تر کریں

کیا قرب ہے علیؑ کو خدا سے کرو نگاہ     مولد علیؑ کا کعبہ ہے مسجد ہے قتل گاہ
کیا ابتدا ہے واہ عجب انتہا ہے وہ (۸)     مبدا بھی منتہا بھی عجب خانۂ اِلٰہ
دنیا میں پہلے خانۂ حق سے عیاں ہوئے
گھر سے خدا کے پاس خدا کے رواں ہوئے

عصیاں کو محو کرتا ہے عشق شہ زماں     الفت علیؑ کی شمع رہ کوثر و جناں
ہیزم کا جیسے آگ نہ باقی رکھے نشاں (۹)     مٹ جائیں صحیفۂ اعمال مومناں
عصیاں کو بوترابؑ کی الفت دوا ہوئی
[illegible]

www.emarsiya.com

ذکر علیؑ سے عفو خطائے زباں ہو واہ     گوش اس کو جو سنے تو ہوئے بخش گوش کا گناہ
لکھے جو دست ہاتھ کو عصیاں سے ہو نجات (۱۰)     دیکھے جو آنکھ کے پاک ہو ہر جرم سے نگاہ
یہ وصف ہے وہ جس کا نہ ہے حساب ہے
اک مدح میں یہ نفع ہے اور یہ ثواب ہے

اکثر علیؑ کو دیکھ کے فرماتے تھے نبیؐ     ماں باپ میرے تجھ پہ فدا اے مرے وصی
یا روز ہے نبیؐ و ز ہے مرتضیٰ علیؑ (۱۱)     وہ ہے حبیب حق تو خدا کا ہے وہ ولی
فرمایا حق تو یہ ہے رسولؐ مدینہ نے
کی فتح جنگ بدر جناب امیرؑ نے

مرقوم ہے بتول سے یہ نقل بوترابؑ     اک شب کیا زمین نے حیدرؑ سے کچھ خطاب
اس کا سوال سن کے علیؑ نے دیا جواب (۱۲)     اس ماجرے سے مجھکو رہا سخت اضطراب
جب صبح دم گئی میں نبیؐ کے سلام کو
وہ حال سب سنا دیا خیر الانام کو

www.emarsiya.com

بولے یہ مسکرا کے رسولِ فلک جناب ۔ زہراؑ تو شکر کر ترا شوہر ہے بوتراب
دیتی ہے ذرہ ذرہ کا اس کو زمیں حساب ۔ [۱۳] تابع ہیں اس کے شام و سحر ماہ و آفتاب
افسوس دے حساب علیؑ کو زمیں تلک
لاشِ حسینؑ دفن نہ ہو اربعین تلک

جاری ہوا یہ سکۂ اعجازِ مصطفیٰؐ ۔ ہے نقشِ مہ بدر پہ انگلی کی ضرب کا
دیکھو عروج سکۂ فرمانِ مرتضیٰؑ [۱۴] ۔ مغرب سے تین مرتبہ مہرِ فلک پھرا
دنیا کا سیم و زر نہ کسی کو حصول تھا
شمس و قمر پہ حکم علیؑ و رسولؐ تھا

انگشتِ حکم دستِ یداللہ پہ میں نثار ۔ کونین مثلِ حلقۂ خاتم پہ اختیار
سائل کو دی نماز میں انگشتری اتار [۱۵] ۔ دو کار ایک وقت میں یہ ہے بشر کا کار
دیکھو تو اختیار شہِ کائنات کو
باہم ادا کیا ہے زکوٰۃ و صلوٰۃ کو

www.emarsiya.com

دی ختمِ اوصیا نے وہ خاتم گدا کو دا ۔ قیمت خراجِ مملکتِ روم و شام تھا
دے کر انگوٹھی ایک پے قربِ کبریا [۱۶] ۔ زیرِ نگیں علیؑ نے دو عالم کو کر لیا
خاتم گدا ہی کے نہیں حصے میں آئی ہے
انگشتری علیؑ سے سلیماں نے پائی ہے

کہتے ہیں ہاتھ شہ نے کیا جانبِ گدا ۔ پر معتبر یہ ہے کہ بہ اعجازِ مرتضیٰ
انگلی سے خود بخود وہ انگوٹھی ہوئی جدا [۱۷] ۔ اس دم ملائکہ کو خدا نے یہ دی صدا
اس پر ہو حمد و درود قیام و قعود میں
کی جس سخی نے حق کی سخاوت سجود میں

دی جس نے اس طرح سے انگوٹھی گدا کو آہ ۔ اس کا پسر شہید ہوا جب کہ بے گناہ
اسباب ڈھونڈھنے لگے لاشے کا روسیاہ [۱۸] ۔ اک ہاتھ میں انگوٹھی تھی اس پر پڑی نگاہ
انگشتری کے واسطے ایسا ستم کیا
انگلی کو شہ کی تیغِ ستم سے قلم کیا

www.emarsiya.com

حق نے کفِ رسولؐ ید اللہ کو کہا یعنی رسولؐ کی ہے کفِ دست مرتضےٰؑ
ہیں بیعتِ علیؑ میں شرف دو جدا جدا[19] اک بیعتِ نبیؐ ہے اور اک بیعتِ خدا

بالا ہے سب پہ دستِ خدا کائنات میں
بیعت ہوئی ہے بیع ید اللہ کے ہات میں

جب عرش پر گئے شبِ معراج مصطفاؐ اور ہم سخن ہوا لبِ قدرت سے کبریا
لکھا ہے صاف صاف وہ حیدرؑ کی تھی صدا[20] گویا زباں خدا کی ہے سلطانِ اوصیا

کیونکر نہ مرتضےٰؑ پہ صداقت تمام ہو
جس کی زباں سے آپ خدا ہم کلام ہو

بچپن میں ہاتھ بچوں کے ہیں باندھتے عرب تھے سن میں تین دن کے جنابِ امیرؑ جب
مادر نے ہاتھ باندھے علیؑ کے بصد ادب[21] مشکل کشا کو ہاتھ بندھانا روا تھا کب

دستِ خدا نے زور کے رتبے دکھا دیئے
ہاتھ اپنے کھول کر سے قنداقہ اٹھا دیئے

www.emarsiya.com

حضرت کی والدہ نے کیا کچھ نہ التفات اور باندھے ہفت پارچہ سے مرتضیٰؑ کے ہات
کھل کھل گئے وہ جنبشِ دستِ خدا کے سات[22] اور مسکرا کے آپ نے ماں سے کہی یہ بات

غصہ کرو نہ مجھ پہ کہ شیرِ خدا ہوں میں
باندھو نہ میرے ہاتھ کو مشکل کشا ہوں میں

کرتا ہوں ذکرِ حق کا ہر انگلی پہ میں شمار اٹھتے ہیں ہاتھ بہرِ مناجاتِ کردگار
شیرِ خدا کی طاعت و قدرت پہ میں نثار[23] بندھوانا ہاتھ کا ہوا طفلی میں ناگوار

اک دن وہ تھا کہ صبر کا رتبہ دکھا دیا
ہاتھ اک طرف گلے کو رسن سے بندھا دیا

ہمت پہ شہ کی حجت قاطع ہے ذوالفقار دلدل زبانِ حال سے کہتا تھا شہسوار
محبوبِ کبریا کا علمدار و حملہ دار[24] خود سرِ حق و کاشفِ اسرارِ کردگار

تھا شہرِ شہرہ حیدرِ جہاں میں
حیدر نبیؐ کے علم کا ہے در جہان میں

www.emarsiya.com

ایسا جری کہ جس پہ شجاعت کو افتخار　دیویں جسے خراجِ شجاعانِ روزگار
مصروف میں علیؑ کو خدا نے بصد وقار (۲۵) بھیجی سلاحِ خانۂ قدرت سے ذوالفقار
انگشتری علیؑ کو جو رستے میں دے گئے
تب عرش پر رسولؐ بھی تشریف لے گئے

خیبر کے در کا حلقہ چہل من کا تھا گراں　حیدرؑ نے در اکھاڑ کے پھینکا جو ناگہاں
چالیس گز بلند ہوا زیرِ آسماں (۲۶) پھر کر دیا اُسے پُلِ خندق بے گماں
اس وقت تھے نہ پاؤں علیؑ کے زمین پر
خالق نے آفرین کہی آفرین پر

خندق کے عرض و طول سے بھی تھا طویل تر　خندق پہ اک طرف تو رکھا مرتضیٰؑ نے در
اور اک طرف رکھے تھے در وہ اپنے ہاتھ پر (۲۷) اس پُل پہ سب رسولؐ کا لشکر گزر گیا
جن کو کو خُبث ہے فاتحِ بدر و حنین سے
یوں ہی [illegible] گئے حسینؑ سے

کہنے لگے نبیؐ سے رفیق ذوی العقول　مظہر عجائبات کا ہے یہ ہمیں قبول
حیرت پہ حیرت آج ہے اصحاب کو حصول (۲۸) پائے علیؑ ہوا پہ معلق تھے یا رسولؐ
بولے نبیؐ یقین رکھو اس دلیل پر
تھے پاؤں شیرِ حق کے پرِ جبرئیل پر

کہتے ہیں جب کیا سرِ مرحب علیؑ نے دو　روح الامیں نے دی یہ بشارت رسولؐ کو
مرحب نے اس کو دو کیا تم مرحبا کہو (۲۹) دو کافروں کو دو کیا حیدرؑ نے داد دو
حق نے کہا ہے حربِ علیؑ میری حرب ہے
افضل عبادتِ دو جہاں سے یہ ضرب ہے

جرأت تو اس قدر تھی سنو علمِ مرتضیٰ　سو بار دی غلام کو اک وقت میں صدا
اس نے نہ ایک بار جواب آپ کو دیا (۳۰) پاس اس کے جا کے شہ نے جو پوچھا تو یہ کہا
ظاہر ہے سب پہ زورِ نبیؐ کے وزیر کا
میں علم دیکھتا تھا جنابِ امیرؑ کا

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

شہ بولے ہے ریا سے بری شیر کبریا ــ دل میں ترے یہ وسوسہ شیطان نے کیا
اس کے سبب سے غصہ کرے شاہ اولیا ــ (۳۱) خالق کی راہ میں تجھے آزاد کر دیا
دوں گا تجھے معاش بھی جب تک جیوں گا میں
خدمت نہ لوں گا اور تری خدمت کروں گا میں

چالیس شخص کے ہوئے مہمان مرتضیٰ ــ اور ایک وقت میں گئے شب کو ہر ایک جا
جب نے کہا سحر کو نبی سے یہ ماجرا ــ (۳۲) بولے نبیؐ کو شب کو وہ مہمان تھا مرا
جبرئیل وحی لائے کہ ہر جا ظہور تھا
اس شب کو عرش پر وہ خدا کے حضور تھا

اک دن فرات میں جو نہائے شہ زمن ــ مثل حباب بہہ گیا حضرت کا پیرہن
دریائے غم میں ہوئے تب آپ غوطہ زن ــ (۳۳) آئی ندا فلک سے کہ اے شیر ذوالمنن
دریا میں بہہ گیا ترا جامہ تو کیا ہوا
[illegible] عجب ہوا

پوشاک زیب تن جو امیر عرب نے کی ــ اک نامہ پر پڑا کہ عبارت یہ اس میں تھی
یہ خالق علیؑ کا ہے ہدیہ سوئے علیؑ ــ (۳۴) ہاروں کا ہے یہ جامہ کہ موسیٰ کا تھا وصی
وہ جامہ تھا یہ سوزن قدرت سیا ہوا
پہنا تو جامہ پر شرف اولیا ہوا

کہتا ہے اہل خلد فتوحات باشعور ــ موسیٰ نے کوہ طور پہ دیکھا خدا کا نور
پر عرش پہ گئے جو محمدؐ بصد سرور ــ (۳۵) شکل علیؑ میں ذات خدا نے کیا ظہور
ہر چند شرک ہے جو خدا کو علیؑ کہوں
پر یہ بھی کفر ہے جو خدا سے جدا کہوں

بعض منافقین یہ کہتے ہیں بار بار ــ خود رفتہ ہیں علیؑ کی محبت میں مصطفیٰ
دیکھو تو پہلوان ہے اک شاہ لافتا ــ (۳۶) شق القمر سا معجزہ کوئی نہیں کیا
ہر دم لب نبیؐ پہ فضائل علیؑ کے ہیں
گویا اسی لئے لب گویا نبیؐ کے ہیں

---

ا؎ میر ــ ہم علیؑ کو خدا نہیں مانا ــ پر خدا سے جدا نہیں جانا

جبرئیل لائے وحیِ خداوندِ دوجہاں　　اترا زمیں پہ ساتھ ہے اک نجم آسماں
اہلِ نفاق سے یہ نبیؐ نے کیا بیاں (۳۷)　　یہ نجم تم کو دے گا وصی کا مرے نشاں
نازل ستارہ ہوئے یہ جس کے مکان میں
برحق وہی وصی ہے ہمارا جہان میں

گھر میں نبیؐ کے نجم و فلک نے کیا نزول　　اعدا عروجِ قدرِ علیؑ سے ہوئے ملول
سب نے کہا بہ متفق اللفظ یا رسولؐ (۳۸)　　مہرِ خدا علیؑ پہ بہت ہے کیا قبول
ہم ذرّوں کو عقیدہ ہو جب بوتراب سے
گھر کچھ علیؑ کا وصف نہیں آفتاب سے

بولے نبیؐ کہ صبح کو تم آئیو شتاب　　ہوئے گا ہم سخن مرے بھائی سے آفتاب
آئے صبح وہ پیشِ رسولؐ فلک جناب (۳۹)　　فرمایا مصطفیٰؐ نے کہ آ اے ابوترابؓ
ہے تو دلیل مہر سے اپنے شکوہ پر
ان سب کو لائے شیرِ خدا ایک کوہ پر

یوں سوئے آفتاب علیؑ نے کیا خطاب　　اے آفتاب تجھ پہ سلام ابوترابؓ
خورشید نے بھی حکمِ خدا سے دیا جواب (۴۰)　　اے عبدِ حق وصیِ نبیؐ مالکُ الرقاب
بے شک کہ تو ہی باطن و ظاہر ہے السّلام
حقا کہ تو ہی اول و آخر ہے السّلام

وصفِ علیؑ کیا جو یہ خورشید نے بیاں　　شرمندہ ہو کے واں سے منافق پھرے یہاں
اک اک سے پوچھنے لگے پیغمبرؐ زماں (۴۱)　　دیکھا علیؑ کا مرتبہ سب نے کہا کہ ہاں
کہتے ہو تم وصی جو میرے وزیر کو
ہم تو خدا کہیں گے جنابِ امیر کو

یا مصطفیٰؐ ہے اول و آخر تو کبریا　　ظاہر ہے یہ کہ ظاہر و باطن بھی ہے خدا
کی آفتاب نے یہی حیدر کی بھی ثنا (۴۲)　　بولے نبیؐ کہ بندۂ حق بھی تو ہے کہا
باطل سے یہ جدا ہیں یہ حق کا شریک ہے
پوچھو جو حق کی ذات تو وہ لاشریک ہے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

اول علیؑ کو میر نے سب سے کیا بیاں — پہلے سبھوں سے لایا ہے ایمان یہ جواں
اول تو یوں ہے معنی آخر بھی سن لو ہاں (۴۳) یہ ہے وصی میں ہوں نبیؐ آخر الزماں
باطن میں انبیاء کی مدد مرتضیٰؑ نے کی
ظاہر میں مصطفیٰؐ کی مدد مرتضیٰؑ نے کی

شیرِ خدا ہے فخرِ رسولانِ ما سلف — اس گوہرِ کمال کے ہیں انبیا صدف
یوں خاصگانِ حق کی ہیں زینت شہِ نجف (۴۴) قرآں کا جیسا سورۂ اخلاص ہے شرف
پنہاں علیؑ سے حالِ زمان و زمیں نہیں
ہر جا ہے نورِ حق کی طرح اور کہیں نہیں

موسیٰ کو بہرِ حفظ خدا نے دیا عصا[لے] — عیسیٰ کا معجزہ تھا کہ مردے کو دیں جلا
آہن کو موم ہاتھ سے داؤد نے کیا (۴۵) بخشے خدا نے معجزے سب کو جدا جدا
ان معجزوں کے بدلے مگر مجھ کو کیا دیا
بھائی علیؑ سا خلق کا مشکل کشا دیا

www.emarsiya.com

اور طاعتِ علیؑ میں بشر کیا کرے کلام — واجب ہوا اذان و اقامت میں جس کا نام
لکھا ہے ایک جنگ میں مشغول تھے امام (۴۶) ناگاہ پشتِ پا پہ کیا تیر نے مقام
جب کھینچتے تھے پاؤں سے پیکان تیر کا
ہوتا تھا رنگ زرد جنابِ امیرؑ کا

پیکانِ تیر سے تھا علیؑ کو بہت ملال — چہرہ کبھی تھا زرد کبھی سبز گاہ لال
حق سے رجوعِ قلب کا طاعت میں تھا خیال (۴۷) جس دم نماز پڑھنے لگے شاہِ خوش خصال
کھینچا بزور پاؤں سے قنبر نے تیر کو
اصلاً خبر ہوئی نہ جنابِ امیرؑ کو

شب کو نہ کھانا کھاتے تھے اس غم سے مرتضیٰؑ — شاید کہ ہو گرسنہ کوئی بندۂ خدا
پیوند پیرہن میں یہاں تک تھے جا بجا (۴۸) کہتے تھے مجھ کو آتی ہے خیاط سے حیا
خوش چھوٹی آستیں سے شہِ سرفراز تھا
پر اس کمی کا دستِ سخاوت دراز تھا

---

لے نسخہ — موسیٰ کو حق نے تھا یدِ بیضا عطا کیا

www.emarsiya.com

کعبے میں اک عرب پہ علیؑ کی پڑی نگاہ (۴۸) تھیں حق سے اس کی چار دعائیں بشکلِ آہ
عفوِ گناہ و نجاتِ سقر آبرو و جاہ (۴۹) چوتھا سوال یہ تھا خدا سے کہ یا الٰہ
صدقے سے پنجتن کی دعائیں قبول ہوں
درہم بھی مجھکو چار ہزار اب حصول ہوں

شہ نے کہا عرب سے کہ اے بندۂ خدا    تیرے سوال تینوں ہیں مقبولِ کبریا
پر یہ مجھے بتا کہ تو درہم کرے گا کیا (۵۰) پوچھا جو اس نے نام تو حیدرؑ نے یہ کہا
حیدر ابوتراب علیؑ خاکسار ہوں
ادنیٰ میں ایک بندۂ پروردگار ہوں

بولا عرب بس اب مری حاجت ہوئی روا    مشکل کشائے خلق بھی تو نام ہے ترا
تو شیرِ حق ہے اے میں ترے نام کے فدا (۵۱) یہ کہہ کے اس نے مصرفِ درہم بتا دیا
شہ بولے یاں سے عزمِ مدینے کا کیجیو
درہم یہ تیرے قرض ہیں واں ہم سے لیجیو

www.emarsiya.com

یثرب میں چند روز کے بعد آیا وہ عرب    [illegible] بعد ادب
اور گھر میں فاقے سے تھے یہاں اہلِ بیت سب (۵۲) سلمان کو بلا کے یہ بولے ولیِ رب
مہماں رہے گرسنہ یہ ہمت سے دور ہے
بیچو ہمارا باغ ہمیں کچھ ضرور ہے

سلماں نے بیع باغ امیرِ عرب کیا    بارہ ہزار درہم شرعی کو وہ بکا
قیمت جو آئی روبروئے شاہِ لافتا (۵۳) حسب الطلب عرب کو وہ درہم کئے عطا
وحدت کے بحر نے چہل درہم اس کو عطا کئے
باقی تمام راہِ خدا میں لٹا دیئے

گھر میں گئے امیر تو زہراؑ نے یہ کہا    [illegible] ہوا باغ آپ کا
شہ نے کہا درست ہے اے بنتِ مصطفےٰ (۵۴) بیچا بھی اور مول بھی باغِ ارم لیا
مقبول ہو یہ قدر جنابِ الٰہ میں
قیمت سب اس کی صرف ہوئی حق کی راہ میں

www.emarsiya.com

زہراؑ نے اٹھ کے دامنِ حیدر پکڑ لیا (۵۴) رو کر کہا سخی و غنی آپ ہیں بجا
دو دن ہم نہ کھائے ایک بھی تم نے مجھے دیا (۵۵) فکرِ طعام آج تو کرتی میں کچھ بھلا
بچپن میں سارے بچوں کو دنیا میں چین ہیں
فاقے سے تین دن سے حسنؑ اور حسینؑ ہیں

بھوکا ہے گو حسینؑ مرا طفلِ خورد سال ہم بھوک میں کہا یہ عجب درد کا مقال
کہتے تھے دونوں بھائی ہیں ہم جیسے خستہ حال (۵۶) ایسا نہ ہوگا فاقے سے بچہ کوئی نڈھال
تقریر ہے حسنؑ کی ہمیں کیا کھلاؤ گی
اماں گر نہ آج بھی ہم کو سلاؤ گی

میرے بھی گو حواس نہیں بھوک سے بجا پر بے حواس بھوک سے بچوں کی ہوں سوا
اب ہاتھ سے نہ چھوڑوں گی دامن کو مطلقاً (۵۷) جب تک نہ درمیاں میں کریں حکم مصطفیٰؐ
تسکین دی بہت سی وصیِ رسولؐ نے
چھوڑا مگر نہ دامنِ حیدرؑ بتولؑ نے

www.emarsiya.com

ناگاہ مثلِ وحیِ خدا آئے مصطفیٰؐ فرمایا کانپ کانپ کے اے فاطمہ یہ کیا
جبرئیل آئے تھے ابھی کچھ تو نے ہے سنا (۵۸) بعد از سلام تجھ کو خدا نے ہے یہ کہا
تجھ سے خجل ہے شیر یہ ربِ قدیر کا
خاطر سے میری چھوڑ دے دامن امیرؑ کا

خیر النساءؑ نے چھوڑ دیا دامنِ جناب اور عرض کی کہ عفو کرو یا ابوترابؑ
آیا طبق بہشت سے اک مثلِ آفتاب (۵۹) اس میں طعامِ خلد رکھا تھا بہ آب و تاب
ہاتف نے دی ندا کہ دعا مرتضیٰؑ کی ہے
زہراؑ خوشی علیؑ کی خوشی کبریا کی ہے

یارو سنا وفاتِ وصیِ رسولؐ پاک پر اب کرو تم اپنے گریباں کو چاک چاک
سر پر اڑاؤ صاحبِ قائمؑ کی طرح خاک (۶۰) اور وا علیؑ زباں سے کہو ہو کے دردناک
شیرِ خدا تمام ہوئے وامصیبتا
سب شیعہ بے امام ہوئے وامصیبتا

پرسا حسنؑ حسینؑ کو دیتے تھے بکسو گر ام البنین بیوہ ہوئیں پیٹو اپنا سر
عباس نو برس کے ہوئے آج بے پدر (۶۱) بارہ پسر ہیں لاش پہ حیدر کی نوحہ گر
سدرہ پہ یہ بلند ہے فریادِ جبرئیل
فریاد قتل ہو گیا استادِ جبرئیل

زخمی ہوئے جو سجدے میں آقائے روزہ دار لکھا ہے کانپ کانپ گیا عرش کردگار
تصویر تھی علیؑ کی فلک پر جو بے قرار (۶۲) اس شکل سے بھی ہوگئی جاری لہو کی دھار
سامان یہ تھا کہ عرش سرِ خاک گر پڑے
نزدیک تھا کہ گنبدِ افلاک گر پڑے

جبرئیل سے ملائکہ نے آن کر کہا کیا پھر ہوا شگافتہ پہلو بتولؑ کا
محسن سا بچہ آج کوئی قتل پھر ہوا (۶۳) جبرئیل نے کہا کہ ہوئے قتل مرتضیٰ
نانا کو روئے ماں کے لیے نعرہ زن ہوئے
دنیا میں اب یتیم حسینؑ و حسنؑ ہوئے

www.emarsiya.com

جبرئیل تو فلک پہ یہ کرتے تھے قیل و قال گھر میں اٹھا کے لائے علیؑ کو جو دونوں لال
مسند پہ سوئے قبلہ لٹایا بصد ملال (۶۴) خوں سے نم ہوگئی حضرت کی ریش لال
لانے میں گھر کے صدمہ جو پہنچا تھا شاہ کو
غش آگیا وصیِ رسالت پناہ کو

قاتل کی مشکیں باندھ کے لائے حضورِ شاہ اللہ رے رحم شاہ نے شفقت سے کی نگاہ
بیٹوں سے اپنے کہنے لگے ضیغمِ الٰہ (۶۵) میرا گنہگار ہے یہ میں نے دی پناہ
ہاتھ اس کے کھولو جلد کہ حاجت روا ہو تم
مشکل کشا کے بیٹے ہو مشکل کشا ہو تم

اور وقتِ شام کے دمِ افطار جب ہوا فرزند لائے ساغرِ شربت تو یہ کہا
مجھکو تو دیتے ہو مرے قاتل کو بھی دیا (۶۶) میں بھی نہیں پیونگا جو اس نے نہیں پیا
آب و طعام بند نہ قاتل پہ کیجیو
پہلے اسے پلا لو تو پھر مجھ کو دیجیو

www.emarsiya.com

القصہ [illegible] شب برات سونپا حسنؑ کے ہاتھ میں حضرت نے سب کائنات
بس باقی ایک رہ گئے عباسؑ نیک ذات (۶۷) ناگہہ کہیں سے شہ نے سنی نوحہ کی یہ بات

یہ کس کی آہ دل سے مرے پار ہوتی ہے
زینبؑ پکاریں مادرِ عباسؑ روتی ہے

ام البنین یہ کہتی تھیں آنسو بہا بہا عباسؑ کو سپردِ حسنؑ کے نہ کیوں کیا
کم رتبہ ہوں میں بیٹا بھی کم رتبہ ہے مرا (۶۸) قابل سپرد کرنے کے عباسؑ کیا نہ تھا

شہ بولے رو کے سمجھا میں اس شور و شین کو
عباسؑ کو بلاؤ یہاں اور حسینؑ کو

عباسؑ اور حسینؑ جو یاں آئے ننگے سر سلجھائیں زلفیں دونوں کی شہ نے بچشمِ تر
فرمایا اب نہ بیٹو کہ سر پہ رخصتِ پدر (۶۹) تم رہو دونوں پیارے آپس میں عمر بھر

عباسؑ سے کہا کہ امام اپنا جانیو
ان سے کہا تم بھی غلام اپنا جانیو

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے بند کر لیا حجرے کا اپنے در [illegible] کا کیا سفر
غسل و کفن حسنؑ نے دیا بادوچشمِ تر (۷۰) تابوت میں اٹھا کے رکھا لاشۂ پدر

سر ننگے سینہ پیٹتے بارہ خلف چلے
شاہِ نجف کو لے کے بسوئے نجف چلے

بالیں سے تو امیرؑ کا تابوت خود اٹھا تھے پائتی کو حامل تابوت دلربا
رو رو کے تب حسنؑ نے یہ اصحاب سے کہا (۷۱) تابوت کے سرہانے ہیں پیغمبرِ خدا

اک پائے کو اٹھائے رسولِ جلیل ہیں
اک سمت خضر ایک طرف جبرئیل ہیں

جب عنقریب دشتِ نجف کے کیا گذار پیدا ہوا تب ایک سوار نقاب دار
بولا حسنؑ حسینؑ کے پاس آ کے وہ سوار (۷۲) بس اب جنازہ دو مجھے ہے مجھکو اختیار

ارشاد ہوئے گا جہاں ربِ قدیر کا
مرقد وہیں بنے گا جنابِ امیرؑ کا

رو کر کہا حسنؑ نے کہ اے بندۂ خدا (۴۲) نام اپنا تو بتا ہمیں یا شکل تو دکھا
اس نے کہا صدا انہیں پہچانے ہو گیا (۴۳) یہ کہہ کے پھر نقاب کا گوشہ الٹ دیا
دیکھا تو چہرہ خون سے رنگین تمام ہے
خود حضرتِ امیر علیہ السّلام ہے

سرکار کا بشہ پہ یتیموں نے رکھ دیا آنکھیں قدم پہ ملنے لگے دونوں دلربا
عرشِ خدا سے آئی یہ شہزادوں کو صدا (۴۴) قدرت ہمارے دوست کو اس سے بھی ہے سوا
تابوت اپنا لے کے علیؑ تو رواں ہوئے
فرزند سر کو پیٹتے گھر کو رواں ہوئے

یارو سنا امیرؑ کے تابوت کا بیان بارہ پسر تھے ساتھ جنازے کے نوحہ خواں
میکائیل و جبرئیل و خضر کرتے تھے فغاں (۴۵) مظلوم کربلا کی تو ہے بیکسی عیاں
پڑتی تھی دھوپ لاش پہ اور پیرہن نہ تھا
تابوت کیا قبر نہ تھی اور کفن نہ تھا

www.emarsiya.com

حیدرؑ کو قتل گاہ سے جس دم اٹھا کے لائے اصحاب حال پرسی شیرِ خدا کو آئے
پر زخم کھا کے رن میں گرے جب حسینؑ ہائے (۴۶) کوئی نہ تھا جو لاشۂ مظلوم کو اٹھائے
زینبؑ درِ خیام پہ کیا کیا تڑپتی تھی
مقتل کے پاس بیٹے کے زہراؑ تڑپتی تھی

شربت خدا کے شیر نے قاتل کو بھی دیا پانی نہ وقتِ ذبح بھی شبیرؑ کو ملا
لکھا ہے شمرِ لعیں کھینچ کے خنجر کو جب بڑھا (۴۷) جنگل سے آئی فاطمہؑ کے رونے کی صدا
شہ نے کہا کہ شاد ہوں میں قتل ہونے سے
پر اب کلیجہ پھٹ گیا زہراؑ کے رونے سے

پھر روحِ فاطمہؑ سے یہ شہ نے کیا بیاں کیوں آئیں آپ خلد سے میرے لئے یہاں
آئی صدا کہ اے مرے مظلوم و خستہ جاں (۴۸) تو ذبح ہوئے قبر سے نکلے نہ تیری ماں
جلتی ہوئی زمیں پہ جو تو اے حسینؑ ہو
پھر کس طرح سے قبر میں زہراؑ کو چین ہو

www.emarsiya.com

کڑھ کے پالتا ہے کسی کا کوئی پسر     اور اس پسر پہ پڑتی ہے کچھ حادثہ اگر
ہوتا ہے صدمہ پالنے والے کو کس قدر (۸۹)     تو تو مرے کلیجے کا ٹکڑا ہے اے جگر
تو مرتضیٰ کی جان ہے اور دل رسولؐ کا
وارث ہو شریک تھا تجھ میں بتولؑ کا

میں نے تو نو مہینے تجھے پیٹ میں رکھا     میں نے تو اپنا شِیر تجھے دو برس دیا
تو لوٹ لوٹ کر مرے سینے پہ سب پلا (۹۰)     اب شمر تیرے سینۂ نازک پہ ہے چڑھا
محسن کی لاش تیرے برابر لٹاؤں گی
اب تجھکو زیر تیغ گلے سے لگاؤں گی

بس اے دبیر حق سے دعا کر بہ اشک و آہ     ہو اوج باقی مجلس کا یا الٰہ
ہو افتخارؔ دولت و اقبال و عز و جاہ (۹۱)     حیدرؑ کے حفظ میں رہے ہر شام ہر پگاہ
دنیا و دیں میں مرتبہ برتر نصیب ہو
عمر خضر و وقار سکندر نصیب ہو

www.emarsiya.com

---

لے افتخار الدولہ کی تعریف میں یہ رباعی بھی دبیر کی قابل ذکر ہے ۔

اس در پہ ہر اک شادماں رہتا ہے     خنداں گل امید یہاں رہتا ہے
ہر فصل میں دست افتخار الدولہ     نیساں کی طرح گہر فشاں رہتا ہے

www.emarsiya.com